السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں بیرون ملک پڑھائی کی غرض سے سفر کررہاہوں توکیا میرے لیے انہیں (یعنی لڑکی اوراس کے والدین کو) بتائے بغیر واپسی پر طلاق دے دینے کی نیت سے وہاں شادی کرنا جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی حرج نہیں کہ اگرانسان سفر کی جگہ میں شادی کرلے اوراس کی نیت ہوکہ وہ واپسی پراسے طلاق دے دے گا۔جمہوراہل علم اسی کے قائل ہیں بعض علماء نے اس مسئلے میں توقف سے کام لیا ہے اوراس بات سے ڈرے ہیں کہ کہیں یہ متعہ کی قسم ہی نہ ہولیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے ۔ کیونکہ نکاح متعہ میں معلوم مدت کی شرط لگائی جاتی ہے کہ وہ فلاں عورت سے شادی کرے گا اور پھر ایک ماہ یا دوماہ بعد اسے طلاق دے گا اور پھر ان کے درمیان کوئی نکاح نہیں ہوگا ۔ جبکہ مطلق شادی میں ایسی کوئی شرط نہیں ہوتی البتہ صرف نیت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے شہر کی طرف واپس جاتے وقت اسے طلاق دے دے گا اس لیے یہ متعہ نہیں اوراس لیے بھی کہ اس صورت میں بعض اوقات وہ عورت کو طلاق دے دیتا ہے اور بعض اوقات اس میں رغبت رکھتا ہے (اوراسے طلاق نہیں دیتا) لہذا جمہوراہل علم کی رائے کے مطابق صحیح یہی ہے کہ یہ متعہ نہیں اور بعض اوقات لوگ اس کے محتاج بھی ہوتے ہیں وہ اس طرح انسان کبھی اپنے نفس پر کسی فتنہ (زنا وغیرہ) میں مبتلا ہوجانے سے خائف ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی مناسب عورت میسر فرما دیتا ہے اور وہ اس سے شادی کرلیتا ہے لیکن اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ جب اس کا (اپنے ملک) واپسی کا ارادہ ہوگا تو وہ اسے طلاق دے دے گا کیونکہ وہ اس کے ملک کے لیے موزوں نہیں یا کسی اور وجہ سے تو یہ چیز صحت نکاح میں کوئی رکاوٹ نہیں اوراس لیے بھی کہ یہ نیت بعض اوقات بعد میں تبدیل بھی ہوجاتی ہے وہ اس طرح کہ مرد عورت میں رغبت رکھتا ہے اوراسے بھی اپنے ملک ساتھ ہی لے جاتا ہے اوراس کی نیت اسے کوئی نقصان نہیں دیتی ۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے ۔ (شیخ ابن باز)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 152

محدث فتویٰ